بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

شاهد حسین حیات

علاقہ گلگت بلتستان تسر شگر

موضوع: استحصالی ٹیکس کا خاتمہ

ذکوۃ پر مبنی نظام برائے انصاف، ترقی اور فلاحِ عامہ

مقدمہ؛-

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو خلق کیا پھر اس کے لیے ایک نظام بنایا جس میں انسانی تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر انسانی زندگی کے لیے سب سے سود مند نظام بنایا اس نظام سے بہتر کوئی اور نظام نہیں ہو سکتا کیونکہ جس نے انسان کو خلق کیا ہے اس سے بہتر کوئی اور انسان کو نہیں پہچان سکتا اور اسی سے بہتر انسان کے لیے نظام بھی کوئی اور نہیں بنا سکتا اس نظام کا نام نظام الہیٰ ہے۔

نظام کی ضرورت؛-

نظام فرد واحد کے لیے نہیں ہوتا نظام کی ضرورت وہاں ہوتی ہے جہاں مختلف سوچ و فکر و مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مختلف طبقات کے افراد رہتے ہو تو ان کو ایک منظم زندگی گزارنے کے لیے ایک منظم نظام کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس پر عمل کر کے منظم زندگی گزار سکے۔

اللہ کی طرف سے معاشرے کے لیے مالی نظام ؛-

انہی نظاموں میں سے ایک نظام انسانی معاشرے کے لیے مالی نظام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں جو کہ منشور الہیٰ ہے اس میں زکوۃ، خمس، خراج، فدیہ وغیرہ سے تعبیر کی ہے ایک اسلامی ملک کی معیشت کا دار و مدار انہی پر ہوتا ہے۔

زکوۃ کا لغوی و اصطلاحی معنی :-

زکوۃ کا لغوی معنی پاک کرنا اضافہ کرنا اور اصطلاحِ شریعت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے مقرر کردہ نصاب اور شرائط کے مطابق مال کا مخصوص حصہ نکال کر مستحقین تک پہنچانا زکوۃ کہلاتا ہے۔

اسلام نظام جس ملک میں قائم ہو وہاں حکومت زکوۃ کو جمع کرتے ہیں اور تمام ملکی ضروریات ملک کے ہر شہری کی ضروریات اور ملک کے ترقی، ملک کی تعمیر میں اسے خرچ کرتے ہیں۔

زکوۃ وہ مالی نظام ہے جس کے مطابق معاشرے کے تمام ضروریات کو باآسانی سے حل کر سکتے ہیں اور معاشرے میں مساوات قائم کر سکتے ہیں اور جتنے فسادات معاشرے میں پیدا ہوتے ہیں ان میں سے بھی اکثریت معیشیت کی وجہ سے ہوتا ہے اس کا خاتمہ زکوۃ کے ذریعے ممکن ہیں اور جرائم کی شرح میں حد درجہ کمی تا باعث بن سکتے ہیں۔

زکوۃ کی اہمیت :-

زکوۃ کو قران میں جب بھی ذکر کیا ہے تو صلاۃ کے ساتھ ساتھ ذکر کیا ہے۔

ءء نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو،، سورۃ بقرہ آیت نمبر (43)

اسی طرح دوسرے جگہوں پر بھی زکوۃ کو صلاۃ کے ساتھ ساتھ ذکر کیا ہے اس سے زکوۃ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے جس طرح قیام صلاۃ اہمیت رکھتا ہے اسی طرح اقامہ زکوۃ بھی اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے۔

زکوۃ :-

زکوۃ اللہ کی طرف سے واجب امر ہے اس کی ادائیگی سے انسان ایک تو اللہ کے مطیع بندہ بن جاتا ہے دوسرا اس امر کو واجب قرار دیا ہے تو اس کا جو مصلحت ہے وہ بھی پورا ہوتا ہے زکوۃ مال کو پاک کرتا ہے اور پاک چیزیں جلدی رشد پاتا ہے تو جس مال سے بھی زکوۃ نکالتا ہے وہ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ جاتا ہے یوں اپ سے فریض الٰہی بھی انجام پائے اور ساتھ ساتھ اپ کے مال میں بھی اضافہ ہوا اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کو واجب قرار دیا اور خود اللہ نے زکوۃ واجب ہونے کے نصاب کو بھی معین کیا اور اس معین نصاب تک جب پہنچے تو اس پر معین مقدار میں زکوۃ کو واجب قرار دیا ہے۔

ٹیکس:۔

ٹیکس حکومت کی طرف سے ایک ضروری عمل ہوتا ہے ٹیکس میں حکومت اپنی ضروریات کے مطابق مختلف اشیاء پر ٹیکس اپنے مرضی سے لگاتا ہے اور اس سے غریب امیر میں فرق نہیں ہوتا مثال کے طور پر کھانے اور پینے کے اشیا میں دوائی میں اور اسی طرح کے چھوٹے بڑے تمام چیزوں میں حکومت ٹیکس لگاتے ہیں ضروریات زندگی پر ٹیکس لگاتے ہیں اس میں امیر و غریب مسکین و یتیم سب برابر ہوتا ہے امیر تو ارام سے زندگی گزارتے ہیں لیکن غریب ضروریات زندگی پورا کرنے میں دن رات محنت کرتے ہیں اور زندگی مشکل سے گزارتے ہیں اس ٹیکس کی وجہ سے چیزیں بہت مہنگی ہوتی ہے معاشرے کے غریب طبقے میں کچھ ایسے افراد ہوتے ہیں جو اپنے اور اپنے خاندان کے ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے مشقت بھری زندگی گزارنا پڑتا ہے اور کچھ ایسے افراد ہیں جو اپنے اور اپنے خاندان کے ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے جرائم کے شعبے کو اپناتے ہیں یہ افراد مجبور ہوتے ہیں ان جرائم کو انجام دینے کے لیے اس کے ذریعے وہ اپنے ضروریات زندگی پورا کرتے ہیں کچھ ایسے افراد ہوتے ہیں جو اتنے برداشت والے نہیں ہوتے وہ جب ہر طرف سے ناامید ہو جاتا ہے تو یا تو وہ اپنے اپ کو مار دیتا ہے یا نشہ کرنا شروع کرتا ہے اس طرح سے معاشرہ نام مساوات و عدالت سے خالی ہو جاتا ہے اور اس معاشرے میں زندگی کرنا دشوار ہو جاتا ہے ٹیکس اور زکوۃ میں فرق ٹیکس کے مقابلے میں زکوۃ یا اللہ کی طرف سے واجب ہے اور ہر فرد پر نہیں بلکہ اللہ نے خود نسا معین کیا ہے اور اس معین نصاب تک پہنچنے پر معین مقدار میں زکوۃ واجب کیا ہے اس طرح امیر غریب یتیم مسکین میں فرق ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد جب زکوۃ کو خرچ کرنے کی باری ائے تو اس کا بھی معین نظام بتایا ہے ہر کسی پر خرچ نہیں کر سکتا زکوۃ ہر کوئی اس میں حق تصرف نہیں رکھتا بلکہ وہ بندہ جو اللہ کی طرف سے معین ہوتا ہے یا وہ حاکم جو اللہ کی طرف سے معین ہوا سی کو مال زکوۃ میں تصرف کا اختیار حاصل ہے اور غیبت امام کے زمانے میں ولی امر مسلمین یہ حق رکھتا ہے وہ جن کو تصرف کی اجازت دیتا ہے وہی لوگ اس میں تصرف کرنے کا جواز رکھتا ہے اور وہ معاشرے کی ضروریات کے مطابق خرچ کرتا ہے۔

زکوۃ کے ذریعے معاشرے میں مساوات پیدا ہوتا ہے اور غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اسی طرح جب غربت نہ ہو تو معاشرے میں امن و امان ہوتا ہے اور باقی جرائم بھی حد درج کم ہو جاتا ہے ۔

زکوۃ کے ذریعے ملک کے انفراسٹرکچر کو بہتر انداز میں بنایا جا سکتا ہے جب کسی بھی ملک کا معنی نظام مضبوط ہو تو باقی تمام شعبے چاہے وہ دفاعی شعبہ ہو صنعتی شعبہ ہو یا تعلیم کا شعبہ ہو سب مضبوط ہو جاتے ہیں۔

ٹیکس اور زکوۃ میں مشترکہ:-

دونوں کا مقصد مال جمع کرنا ہوتا ہے اور اسی سے معاشرے کی ضروریات کو پورا کرتا ہے معاشرے میں ترقیاتی منصوبوں کو انجام دیتا ہے دونوں کا مقصد اقتصادی توازن ہوتا ہے۔

زکوۃ کی اہمیت تاریخ میں:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں زکوۃ جمع کرنے کے لیے اپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں کو مقرر کرتے تھے اور اس کے بعد جو مال جمع ہوتا تھا اسی سے اسلامی حکومت کی ضروریات پورا کرتا تھا اور اسی مال میں سے لوگوں کی ضروریات بھی پورا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد بھی خلفاء کے دور میں زکوۃ کو بہت اہمیت دی اور منکرین زکوۃ کے ساتھ خلفاء نے جنگیں بھی لڑی ہیں اور ان کو سڑکوں کیا ہے یہ وہ خوبصورت نظام ہے یہ اگر یہ اس نامی معاشرے میں لاگو ہو جائے تو اس معاشرے میں اسانی سے تمام ضروریات کو پورا کر سکتا ہے اس کی اہمیت اور ضرورت اسلامی حکومت کو اتنا زیادہ ہے کہ اس کے انکار کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بھی تیار ہوتا ہے خلفاء کے تاریخ میں ملتا ہے وہ لوگ زکوۃ کے انکار کرنے والوں کے ساتھ جنگ بھی کی ہے ان کے ساتھ سخت رویے اختیار رکھا ہے عاملین مقرر کیا ہے اور ان کو کڑی نگرانی میں رکھا ہے جو مال جمع ہوتا تھا اسے حکم خدا کے مطابق تقسیم بھی کرتے تھے

نتیجہ:-

ٹیکس اور زکوۃ دونوں معاشرے کی معیشت کو مضبوط بناتے ہیں لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ ایک گناہی نظام ہے دوسرا خود ساختہ نظام ہے ایک میں دل کے تمام تقاضوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور دوسرے میں جس طرح سے بھی ممکن ہو مال جمع کرنا مقصد ہوتا ہے ایک میں مال کا مقدار اور اس پر نصاب بھی اللہ نے معین کیا ہے دوسرے میں مال و نصاب حکومت معین کرتے ہیں ان تمام امور کو مد نظر رکھا جائے اور اس پر غور و فکر کرنے سے ہمیں بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ زکوۃ اور مالی نظام ہے جس کے بدولت معاشرے میں ترقی، عدل، انصاف، خوشحالی اور مساوات ممکن ہے

خلاصہ:-

زکوۃ وہ مالی نظام ہے جس کے ذریعے سے معاشرے میں موجود کمزور اور مستضعف لوگوں میں جینے کی ایک امید پیدا ہوتا ہے اس سے معاشرے میں انصاف عدل مساوات پیدا ہوتا ہے اور یہی معاشرے میں ترقی خود خوشحالی کا ذریعہ بنتا ہے اور اسی سے سماج پستی سے بلندیوں کی طرف پرواز کرنا شروع کرتا ہے جس کسی کے پاس معنی نظام مضبوط ہو اس کے تمام شعبے مضبوط ہوتے ہیں اور ہر قسم کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے تیار ہوتے ہیں زکوۃ کے ذریعے سے معاشرے میں فلاح عامہ کے کام سرانجام دینا ممکن ہوتا ہے اور اس طرح ایک خوشحال اور پُرامن ہستہ اور مسکراتا ہوا معاشرہ و سماج وجود میں اتا ہے جس میں پرورش پانے والا ہر فرد ایک عظیم انسان بنتا ہے اور پورے انسانیت کے لیے سود مند ہوتا ہے۔